جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

# اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر 5 ماہ امان، شہادت 1378 ہجری شمسی مطابق مارچ، اپریل 1999ء شمارہ نمبر 3-4

## بیت الظفر Immenhausen میں البانین احمدیوں کا ایک روزہ سیمینار، آٹھ ریجنز سے 72 البانین احمدیوں کی شرکت

### نیشنل امیر صاحب جرمنی اور محترم مولانا عبد الباسط صاحب طارق کے خطابات

### مجلس سوال وجواب میں حاضرین کی حیرت انگیز دلچسپی — محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے

شعبہ تربیت نومبائعین جرمنی کے زیر اہتمام مورخہ 21 مارچ 1999ء کو البانین احمدیوں کا ایک روزہ سیمینار بیت الظفر ایمن ہاؤزن میں منعقد ہوا۔ آٹھ ریجنز کی مختلف جماعتوں سے 72 البانین احمدی بھائیوں نے اس میں شرکت کی۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے اس بابرکت تقریب کا آغاز ہوا جس کے بعد مکرم امام عبد الباسط صاحب طارق نے مختصر افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے البانین احمدیوں کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شرکت پر مبارکباد دی اور اس تقریب میں اُن کو خوش آمدید کہا اور پھر کہا کہ آج شاید آپ کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ احمدیت کتنی بڑی نعمت ہے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکی قدر وقیمت آپ پر کھلتی چلی جائے گی۔

اس کے بعد مکرم محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب نے البانین زبان میں "نظام جماعت کا تعارف" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس تقریب کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع مہیا کیا گیا تا اگر ذہن میں کوئی بات نہ سمجھ سکے ہوں تو پوچھ لیں۔ چنانچہ بہت سے سوالات کئے گئے۔ جن کے مکرم زکریا خان صاحب نے تفصیل سے جواب دیئے تا نظام جماعت اچھی طرح اُن کے ذہن نشین ہو سکے۔ وقفہ برائے طعام و نماز کے بعد دو بجے پروگرام کے دوسرے حصہ کے آغاز پر احباب نے ڈاکٹر زکریا خان صاحب سے درخواست کی کہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھا جائے کیونکہ یہ نہایت ہی دلچسپ پروگرام ہے۔ اس پروگرام میں حاضرین کی دلچسپی اور ذوق و شوق قابل دید تھا۔ خصوصاً آنحضرت ﷺ کے معراج کے بارے میں غیر احمدی مسلمانوں کی کہانیوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی شاندار اور بامعنی تفسیر اُن کو بہت پسند آئی اور آنحضرت ﷺ کی شان کا ایک اور عظیم الشان پہلو ان پر روشن ہوا۔ یہ سوال و جواب کا سلسلہ اس قدر دلچسپ تھا کہ ہر کسی کا دل چاہ رہا تھا کہ مجلس ختم نہ ہو۔ سوال وجواب کی مجلس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا اور ساڑھے تین بجے مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی کا خطاب شروع ہوا۔ یہ نہایت ہی ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب تھا اس خطاب کے دوران حاضرین یوں

☆☆ باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں ☆☆

### ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

#### خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے

"نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔ نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 247-248)

## تحریک سو مساجد کے تحت Witlich میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

### محترم مولانا ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نے سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے

(رپورٹ:- اے کیو اسامہ۔ نمائندہ خصوصی اخبار احمدیہ جرمنی)

25 نومبر 1998ء کا دن جرمنی کی تاریخ احمدیت میں ایک اہم باب کا اضافہ کر گیا۔ اس روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کے شمال مغربی صوبہ Rheinland Pfalz کے ایک خوبصورت شہر Witlich میں سو مساجد سکیم کے تحت تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد مبلغ احمدیت محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نے رکھا۔ اس موقع پر ریجن رائن موزل کی تمام جماعتوں کے نمائندگان (مرد وخواتین اور بچوں) نے شرکت کی۔

Witlich صوبہ Rheinlandpfalz کے بڑے شہر Koblenz سے 100 کلو میٹر اور Mainz سے 130 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے قریب ترین بڑا شہر Trier ہے۔

Witlich شہر کی کل آبادی اٹھارہ، بیس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ قریب ترین جماعتیں Trier، Prum اور Cochem ہیں۔ اس علاقہ میں احمدیوں کی تعداد 200 جبکہ ریجن رائن موزل کی کل تجنید 611 ہے۔

مذکورہ جگہ کی خرید اور تعمیر مسجد کی اجازت کے سلسلے میں ایک احمدی نوجوان مکرم قمر سلطان صاحب (جماعت مور فیلڈن) نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ اس جگہ کا کل رقبہ 3500 مربع میٹر ہے۔ جبکہ مسقف حصہ کا رقبہ 900 مربع میٹر ہے جو تین منزلوں پر مشتمل ہے۔

مسجد کا ڈیزائن ایک نوجوان احمدی طالب علم آرکیٹکٹ مکرم مسعود احمد جاوید صاحب جماعت (فرینکفرٹ) نے بڑی محنت سے تیار کیا۔ مسجد کے نقشہ کی منظوری ایک کمپنی کی وساطت سے Witlich شہر کی انتظامیہ سے لی گئی۔ ایک تخمینہ کے مطابق مسجد کے پلاٹ کی قیمت 248,000 جرمن مارک ہے۔ جبکہ اس پر تعمیر کا خرچ (وقار عمل کے بغیر) 15 لاکھ جرمن مارک آتا ہے۔ مسجد کی تعمیر کا سارا کام ایک جرمن تعمیراتی کمپنی کے زیر نگرانی خدام وقار عمل کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ جس کے مطابق اس پر تعمیر کا کل خرچ 7 لاکھ جرمن مارک آئے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ جو تعمیر کی اصل قیمت کا نصف ہے۔

مسجد کی دیواریں ایک نئے سسٹم کے تحت لکڑی کی دیواروں کے درمیان سیمنٹ ڈال کر بنائی جا رہی ہیں۔ مسجد کے باہر ایک حوض میں بارش کے پانی کو جمع کر کے ٹوائیلٹ فلش میں استعمال کرنے کا سسٹم ہوگا۔ اس کے علاوہ مسجد کی چھت پر شمسی توانائی کا پلانٹ (Solar Plant) بھی لگایا جا رہا ہے۔ اس مسجد کا گنبد شیشے کا بنایا جا رہا ہے اور مینار ایلومینیم کے لگائے جائیں گے۔

مسجد میں کل 600 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ جبکہ تہ خانہ میں مختلف مقاصد کی غرض سے بنائے جانے والے ہال کے علاوہ ایک اپارٹمنٹ، کچن، باتھ روم اور تین سٹور روم ہوں گے۔

ایک حصہ میں لجنہ ہال کے علاوہ چھوٹے بچوں کا کمرہ (جس کی دیواریں شیشے کی ہوں گی تاکہ پروگرامز کے دوران مائیں اپنے بچوں پر بھی نگاہ رکھ سکیں) لجنہ کا دفتر، باتھ روم وغیرہ شامل ہوں گے۔ پہلی منزل پر مردانہ ہال کے علاوہ لائبریری ہال، ایک مہمان خانہ، تین دفاتر اور بیوت الخلاء وغیرہ شامل ہوں گے۔

یہ مسجد شہر Witlich کے ٹاؤن ہال میں "مسجد" کے نام سے رجسٹرڈ ہے۔ نیشنل شعبہ سو مساجد سکیم کے مطابق اس مسجد کے علاوہ چند مزید پراجیکٹس پر کام جاری ہے۔ یہ پراجیکٹ جرمنی کے شمال میں واقع شہروں Osnabrück, Kiel, میں ہیں۔

☆☆☆ باقی صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں ☆☆☆

## جماعت احمدیہ Zwickau کے زیر اہتمام ایک جرمن نشست کا انعقاد

### محترم مولانا عبد الباسط صاحب طارق نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے

جماعت احمدیہ Zwickau کے سیکرٹری تبلیغ مکرم حفیظ احمد صاحب اعوان اور صدر جماعت مکرم بشیر احمد صاحب ریحان نے اپنی جماعت میں ہونے والی ایک جرمن نشست کے بارے میں رپورٹ ارسال کی ہے۔ جس کے مطابق مذکور جماعت کی یہ پہلی جرمن نشست تھی جو کہ اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ اس میں 8 جرمن مہمان تشریف لائے۔ جن کے سامنے جرمن زبان کے ماہر مبلغ اسلام احمدیت محترم مولانا عبد الباسط صاحب طارق نے حقیقی اسلام کا تعارف پیش کیا اور جماعت اور دیگر مسلمان فرقوں میں فرق کی وضاحت کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمات کا تذکرہ بھی کیا۔ اس کے بعد حاضرین نے بڑی دلچسپی سے سوالات کئے اور محترم امام طارق صاحب کے مدلل اور اثر انگیز جوابات پورے انہماک سے سماعت کئے۔

اس نشست میں معروف سرکاری، سماجی شخصیات بھی شامل ہوئیں جن میں ڈاکٹر، برگر ماسٹر کی سیکرٹری اور ایک فلاحی ادارے کی سرگرم کارکن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پروگرام کے دوران کچھ عرصہ کے لئے وقفہ کیا گیا جس میں مہمانوں کی خدمت میں مختلف پاکستانی کھانوں پر مشتمل ریفریشمنٹ پیش کی گئی وقفہ کے دوران بھی اور بعد میں بھی دوبارہ مجلس سوال وجواب ہوئی۔

نشست کے اختتام پر تمام حاضرین نے اس پروگرام کو سراہا اور بہت دلچسپی اور خوشی کا اظہار کیا۔ کم و بیش 40 کی تعداد میں لٹریچر حاصل کیا اور ایک فلاحی ادارے کی رکن نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا آئندہ ہم آپ کے پروگرام کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں گے اور ہماری کوشش ہوگی کہ ٹرگرہاوس میں یہ پروگرام ہو اور زیادہ سے زیادہ جرمن افراد اس میں شامل ہوں۔ محترم مولانا امام عبد الباسط صاحب طارق بھی اس نشست سے بہت خوش تھے اور آئندہ کے لئے انہوں نے اس پروگرام کو بہت امید افزاء قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ اس میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں کے

☆☆ باقی صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں ☆☆

## ریجن Würtemberg میں واقفین نو کے دوسرے کیمپ کا انعقاد

### اپنی مخصوص وردی میں ملبوس 65 واقفین اور واقفات نو سمیت 105 احباب کی شرکت

Stuttgart شہر میں عرصہ زیر رپورٹ میں ایک وقف نو کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں نصاب کے مطابق اور عمر کے لحاظ سے واقفین نو کے مختلف گروپ بنائے گئے۔ بچے اور بچیاں اپنی Uniform میں ملبوس ہو کر شریک ہوئے۔ تلاوت، نظم، تقاریر (جرمن، اردو) کے بطابق نصاب مقابلہ جات ہوئے۔ دوپہر کا کھانا بچوں کو دیا گیا۔ جو مکرم سمیع رفیع الدین صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔ اس کیمپ میں محترم مربی صاحب، ریجنل امیر صاحب اور نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے بچوں کو نصائح سے نوازا اور بہترین انسان بننے کی نصیحت کی۔ آخر میں نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی تقریر سے پہلے مختلف پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اس کیمپ میں 65 بچوں اور والدین و سرپرستوں سمیت 105 احباب نے شرکت کی۔

یہ ایک انتہائی دلچسپ اور کامیاب کیمپ تھا۔ جو صرف ایک ہفتہ کے نوٹس پر منعقد کیا گیا۔ اور اس کے لئے محمد اسلام الدین صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو (ریجن ورٹم برگ) نے بے پناہ محنت کی اللہ تعالیٰ ان کی ان مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(رپورٹ:- مقصود احمد، ریجنل امیر ورٹم برگ)

## جلسہ سالانہ جرمنی 1999ء

### اہمیت و برکات اور چند ضروری ہدایات

محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی

قسط اول

جماعت احمدیہ جرمنی کے ماہوار بلیٹن میں سال 1999ء میں ہونے والے چیدہ چیدہ پروگراموں پر مشتمل سالانہ کیلنڈر شائع ہو چکا ہے۔ جس میں جلسہ سالانہ جرمنی کی تاریخوں کا ذکر بھی ہے۔ انشاء اللہ العزیز امسال یہ جلسہ 20، 21 اور 22 اگست مئی مارکیٹ من ہائیم (Mai Markt Mannheim) میں منعقد ہوگا۔

جماعت احمدیہ جرمنی میں جلسہ سالانہ کی بنیاد 1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی۔ پھر مختلف مواقع پر اس میں شامل ہونے کی غرض و غایت اور اہمیت بھی بیان فرمائی۔

1889ء میں اس الٰہی سلسلہ کا آغاز ہوا اور اس کے دو سال بعد ہی جلسہ سالانہ کا آغاز یقیناً اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے آغاز کا جماعت احمدیہ کے قیام سے گہرا تعلق ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ روحانی سلسلہ کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کا آغاز کیا گیا تو یہ عین حقیقت ہوگی۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درج ذیل تحریرات سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ فرمایا:-

"سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے...... لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 302-303)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے جلسے کا انعقاد خود کرواتے رہے۔ مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات بھی فرماتے، انہیں اپنی پندونصائح سے بھی نوازتے۔ سالانہ جلسوں کا سلسلہ آپ کی زندگی کے بعد بھی جاری رہا۔ قادیان اور ربوہ میں ایسے جلسے منعقد ہوتے رہے تاکہ مبایعین (بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے والے) اگر دوران سال مختلف مواقع پر نہیں تو کم از کم ان مقررہ ایام میں مرکز سلسلہ میں حاضر ہو کر اپنی روحانی پیاس بجھا سکیں۔

قادیان اور ربوہ میں ان جلسوں کے ساتھ ساتھ ان کی تتبع اور پیروی میں دیگر مختلف ممالک میں بھی ایسے جلسوں کی ضرورت محسوس کی گئی۔ کیونکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے صرف نمائندہ احباب ہی مرکز سلسلہ میں پہنچنے کی توفیق پاتے تھے اور ملک کے اندر بھی احمدیوں کے آپس میں میل ملاپ اور رشتہ تودّد و تعارف اور روحانی طور پر ایک ہونے کے لئے یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ مرکز کی طرز پر ملک ملک میں ایسے جلسے ہوں۔ چنانچہ بعض ممالک میں سالہا سال سے ایسے جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ مختصر مضمون تفصیل کا متحمل نہیں۔ تاہم یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انگلستان کی جماعت کے ایسے ہی جلسہ سالانہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہاں پر قیام پذیر ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اب یہ شرف حاصل ہے کہ حضور انور جرمنی کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت فرماتے ہیں۔ اس طرح اس جلسہ میں شامل ہونے والے حضرت مسیح موعودؑ کے جانشین اور خلیفہ کے خطابات، ملاقاتوں اور سوال و جواب کی مجالس سے براہ راست مستفیض ہوتے ہیں۔

امسال جماعت احمدیہ جرمنی انشاء اللہ العزیز اپنا چوبیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرے گی اور 2000ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک لاکھ افراد پر مشتمل جلسہ کا ٹارگٹ دیا ہے جبکہ گذشتہ سال 1998ء میں جو جلسہ ہوا ہے اس کی حاضری 23 ہزار نفوس سے کچھ زائد تھی۔ گویا کہ ابھی تک ہم نے حضور انور کے 2000ء کے لئے دیئے گئے ٹارگٹ کا ایک چوتھائی بھی پورا نہیں کیا اس لئے ہمیں دعاؤں کے ساتھ محنت بھی کرنی ہوگی اور اپنے بھائیوں، بہنوں اور بچوں پر اس کی اہمیت بھی واضح کرنی ہوگی ابھی سے جلسہ کے لئے رخصتوں کا بھی بندوبست کرنا ہوگا۔ پوری فیملی کے سفر کے اخراجات پس انداز کرنے ہوں گے اور اگر اجتماعی رہائش گاہ (جس میں مرد بڑے ہال میں قالین بچھے ہوئے فرش پر سوسکتے ہیں اور خواتین لجنہ کے ٹینٹ میں لکڑی کی Fußboden پر بچھے ہوئے قالین پر سوسکتی ہیں) میں سونے کا ارادہ نہ ہو تو پھر بروقت پرائیویٹ خیمہ لگانے کے لئے درخواست دینا یا ہوٹل میں کمرہ بک کروانا یا اپنی رہائش کے لئے کوئی اور انتظام کرنا ضروری ہوگا۔ البتہ سب سے بڑھ کر جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق پانے کے لئے دعا کرتے رہنا ضروری ہے کیونکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی دلوں کی خشکی دور ہوتی ہے اور مشکلات رفع ہوتی ہیں اور اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے دنوں میں درج ذیل صوبوں میں سکولوں میں چھٹیاں ہونگی۔

Baden-Württemberg, Bayern, Berlin, Bremen, Brandenburg, Mecklenburg-Vorpommern, Niedersachsen, Sachsen, Thüringen Sachsen-Anhalt, Schleswig-Holstein,

اب باقی چار صوبوں کے طلبہ و طالبات کو جمعہ 20 اگست کی چھٹی قبل از وقت لینی ہوگی۔ اتوار 22 اگست کو انشاء اللہ العزیز ایسے وقت میں جلسہ کے اختتام پذیر ہونے کا پروگرام بنایا جائے گا کہ احباب بروقت گھر پہنچ جائیں اور سوموار 23 اگست کو بچے اور بچیاں سکولوں میں جاسکیں۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ ان چار صوبوں میں سے تین صوبوں (Rheinland-Pfalz, Hessen, Saarland) کے احباب کی مسافت بھی جلسہ گاہ سے زیادہ نہیں ہے۔ البتہ Nordrhein- Westfalen کے احباب جماعت کو اپنے آرام کے وقت میں سے کچھ وقت قربان کرنا ہوگا۔ اُن کے بچے اور بچیاں بھی انشاء اللہ العزیز 23 اگست کو سکولوں میں جاسکیں گے۔

جلسہ سالانہ کے بعد جب جائزہ لیا جائے کہ کون سے احباب و خواتین جلسہ پر نہیں جاسکے تو اُن کی بھی ایک بڑی خاصی تعداد ہوتی ہے۔ ایسے تمام احباب و خواتین جو کسی نہ کسی وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں اُنہیں ابھی سے مصمم ارادہ کرنا چاہیئے خود بھی دعا کرنی چاہیئے حضور انور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھیں کہ خدا تعالیٰ اُن کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کردے اور اس طرح وہ براہ راست جلسے کے پروگراموں سے مستفیض ہو سکیں اور حضور انور کے خطابات سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ جلسہ کی اغراض کو حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں یہاں درج کر دیا جائے تاکہ احباب و خواتین ان برکات کو حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرکے اس جلسہ میں شامل ہوں۔ فرمایا:-

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُنہیں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّت جلشانہ کوشش کی جائے گی اور روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلاوقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کرلیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔ بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا حد اختیار سے باہر ہو جائے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 303)

## 1998 کی آخری سہ ماہی میں ریجن ورٹم برگ کی کارکردگی پر ایک طائرانہ نظر

الحمدللہ 1998ء کی آخری سہ ماہی میں اس ریجن کی 6 جماعتوں کو مختلف تبلیغی پروگرام کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں Waiblingen جماعت نے Tag der offenen Tür منایا جو کہ صبح گیارہ بجے سے لے کر شام پانچ بجے تک جاری رہا۔ اس میں 10 جرمن مہمانوں نے شرکت کی اور مکرم سعید گیسلر صاحب، مبارک جورجی صاحب اور دیگر 3 طلباء نے ان مہمانوں کے مختلف سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ نماز سنٹر کو بڑے ذوق شوق سے نے سجایا گیا تھا۔

جماعت Reutlingen میں دو البانین نشستوں کا انعقاد ہوا۔ جن میں 146 احباب نے شرکت کی۔ مکرم و محترم محمد زکریا خان صاحب نے احسن پیرائے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا اور یوں اللہ کے فضل سے 42 شیریں پھل عطا ہوئے۔

جماعت Renningen بھی حسب معمول تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے جہاں ایک نجی جرمن نشست منعقد ہوئی جس میں 3 جرمن دوستوں نے شرکت کی۔

گذشتہ ماہ میں اس جماعت کے سرگرم داعیان الی اللہ نے 5 شہروں میں پانچ ہزار کی تعداد میں Offener Brief تقسیم کئے۔ جواباً بہت سے جرمن احباب کی طرف سے شکریہ کے فون موصول ہوئے۔ Bürgermeister کو ایک خوبصورت پودا، اسلام 99 کتاب کا تحفہ دیا گیا اور جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا۔ اسی طرح Renningen کے Bürgermeister کو بھی قرآن کریم اور ایک خوبصورت پودا بطور تحفہ دیا گیا اور مبارک باد کے کارڈ بھی دیئے گئے۔ نیز Weil der Stadt کے نگر ماسٹر کو بھی پودا اور مبارکباد کا کارڈ پیش کیا گیا۔

اس جماعت کے انصار، خدام، اطفال اور ناصرات نے مل کر Altenheim کا دورہ بھی کیا جہاں پھول اور Offener Brief دیئے گئے۔ بعض خواتین اتنی محبت دیکھ کر رونے لگیں اور بہت شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے ہمیں اس موقع پر یاد رکھا۔

اسی طرح ایک اور Altenheim کا دورہ کرکے پھول اور Offner Brief دیئے گئے۔ بعض لوگوں نے قیمت دینے کی پیشکش کی تو انہیں اس تحفہ کا مقصد بتایا گیا جس سے وہ لوگ بے حد ممنون ہوئے اور بے اختیار تعریفی کلمات ادا کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ Reinngen کی ان مساعی میں بے پناہ برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

### بقیہ:- Witlich میں مسجد کا سنگ بنیاد

Vechta وغیرہ میں ہیں جن میں ان مساجد کے لئے زمین کی خریداری کے مراحل طے ہو رہے ہیں۔

اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ریجنل امیر مکرم طاہر احمد صاحب ظفر کی نگرانی میں وقار عمل ہو رہا ہے جس میں مختلف جماعتوں سے احباب تشریف لاکر اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ تعمیر کے اس کام کی نگرانی ایک جرمن احمدی کا قاسم انگر صاحب کر رہے ہیں۔ وہ تمام احباب خاص طور پر دعاؤں کے مستحق ہیں جو اس مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے نیز اس مسجد کی تعمیر کے نتیجے میں اللہ کرے کہ جہاں احمدیت کو ترقیات نصیب ہوں وہاں خدائے واحد و یگانہ کے پرستاروں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے۔ آمین۔

نوٹ:- مذکورہ بالا رپورٹ میں درج اعداد و شمار اور دیگر تفصیلات کی نظر ثانی کے سلسلہ میں مکرم و محترم محمد اسماعیل صاحب نوری، نیشنل سیکرٹری جائیداد جرمنی نے ذاتی دلچسپی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزاء عطا فرمائے۔

### بقیہ:- Zwickau میں جرمن نشست کا انعقاد

دل نور ایمان سے بھر دے اور وہ سب کے سب خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ (آمین) واضح رہے کہ یہ نشست مکرم ملک بشیر احمد صاحب مجوکہ کی رہائش گاہ پر منعقد کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور اس سلسلے میں خدمات سرانجام دینے والے تمام کارکنان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کی 18ویں مجلس شوریٰ
30 اپریل، یکم، دو مئی 1999ء کو
بیت الرشید ہمبرگ میں
منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

## ہمارے مشورے تبھی مفید ہو سکتے ہیں کہ خدا پر نظر رکھیں

مشاورت سے متعلق سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیش قیمت نصائح

1:- "ہمارے مشورے تبھی مفید ہو سکتے ہیں کہ خدا پر نظر رکھیں۔ اس لئے پہلی نصیحت میں یہ کرتا ہوں کہ ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی! میں تیرے لئے آیا ہوں تُو میری راہ نمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی ایسی رائے دے جو ہو تو غلط مگر اس کی چکنی باتوں یا طلاقتِ لسانی سے میں اس سے متفق ہو جاؤں۔ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے یا اپنی شہرت و عزت کا خیال پیدا ہو یا یہ کہ بڑائی کا خیال پیدا ہو یا یہ کہ بڑائی کا خیال آجائے، نہ ایسا ہو کہ میری رائے غلط اور مضر ہو۔ نہ یہ ہو کہ میں کسی کی غلط رائے کی تائید کروں۔ میری نیّت درست رہے، میری رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔ یہ دعا ہر دوست کو کر لینی چاہیئے اور ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ جب بھی ہماری جماعت مشورہ کرنے لگے صرف آج کے لئے ہی نہیں۔

2:- یہ کہ پہلی نصیحت دعا کے متعلق ہے مگر کوئی دعا قبولیّت کا جامہ نہیں پہنتی جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو مثلاً انسان دعا تو کرے کہ اُسے خدمتِ دین کی توفیق ملے مگر عملاً ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اُسے کیا توفیق ملے گی۔ تو دعا کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ آج بھی اور کل بھی اور پھر بھی جب کبھی مشورہ ہو ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ لوگوں نے بعض باتیں دل میں بٹھائی ہوتی ہیں کہ یہ منوائیں گے لیکن مشورہ کے یہ معنی نہیں کہ ایسی باتوں کو بیان کرو بلکہ یہ ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو اور صحیح بات بیان کرنی چاہیئے۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کی پچ کرتے ہیں مگر ہماری جماعت کو یہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے۔

3:- یہ کہ جب مشورہ کے لئے بیٹھیں تو مقدم نیّت یہ کر لیں کہ جس کام کے لئے مشورہ کرنے لگے ہیں اس میں کس کی رائے مفید ہو سکتی ہے نہ یہ کہ میری رائے مانی جائے۔

4:- یہ بات مدّنظر رکھنی چاہیئے کہ آج بھی اور آئندہ بھی ہر وقت جب مشورہ لیا جائے کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے۔ بعد میں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ میری تو یہ رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے کہا تھا اس لئے دی تھی۔ روپیہ غبن کرنا اتنا خطرناک نہیں جتنی یہ بات خطرناک ہے مگر یہ ایسی آسان سمجھی جاتی ہے کہ بڑے بڑے مدبّر بھی اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ہندوستان کی کونسل کا واقعہ ہے کہ ایک ممبر نے کہا میری یہ رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے چونکہ کہا تھا اس لئے میں نے اس کی خاطر رائے دے دی۔ تعجب ہے اس نے اس بات کے بیان کرنے میں بھی کوئی حرج نہ سمجھا مگر یہ سخت بددیانتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ اس سے بچیں اور کسی کی خاطر نہیں بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔

5:- کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ یہ مدّنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کونسی بات مفید ہے اس کی تشریح میں مثال دیتا ہوں۔ مثلاً ایک سوال پیش ہے کہ فلاں کام جاری رکھنا تو مفید سمجھتے ہیں مگر یہ خیال کر کے کہ اگر جاری ہو گیا تو فلاں اس پر مقرر ہو گا اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ بددیانتی سے بھی کرتے ہیں اور کبھی اس شخص کو مناسب نہیں سمجھتے۔ مگر بجائے اس کے کہ اس کے تقرر کا جب سوال آئے تو اس وقت بحث کریں یا اس طرح کہیں کہ اس کو جاری نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ فلاں کے سوا اور کوئی نہیں جسے اس کام پر لگایا جاوے اور وہ موزوں نہیں۔ یہ کہتے ہیں یہ کام ہی موزوں نہیں۔ چونکہ یہ بددیانتی ہے اس لئے یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یا اس طرح کہ ایک مشن مقرر کرنا ہے جس کے لئے فلاں کو مقرر کرنا ہے۔ اس پر ان کی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ وہ نہ جائے مگر بحث یہ شروع کر دیتے ہیں کہ مشن قائم کرنا ہی ٹھیک نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اصل معاملہ میں صحیح رائے دینی چاہیئے۔

6:- جو سچی بات ہو اُسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے خواہ اُسے کوئی پیش کرے مثلاً ایک بات ایسا شخص پیش کرے جس سے کوئی اختلاف ہو مگر ہو سچی تو اگر کوئی اس کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ پیش کرنے والے سے اس کی مخالفت ہے تو بددیانتی کرتا ہے۔

7:- چاہیئے کہ کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لے۔ کئی لوگ پہلے رائے قائم نہیں کرتے مگر فوراً بات سن کر رائے ظاہر کرنے لگ جاتے ہیں۔ چاہیئے کہ لوگوں کی باتیں سُنیں ان کا موازنہ کریں اور پھر رائے پیش کریں اور نہ ایسا ہو کہ دوسروں کی رائے پر انکار کریں۔

ایک تو میں نے یہ کہا تھا کہ دوسرے کے لئے رائے نہ دی جائے، اور ایک یہ کہ دوسرے کے کہنے پر رائے قائم نہ کی جائے۔ مثلاً ایک کہے فلاں کام میں خرابی ہے۔ دوسرا بغیر خرابی معلوم کئے کہے کہ ہاں خرابی ہے۔ اُسے خود اپنی جگہ تحقیقات کرنی چاہیئے۔

8:- کبھی اس بات کا دل میں یقین نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے بعض آدمی اس میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے رائے غلط نہیں ہو سکتی اور پھر حق سے دور ہو جاتے ہیں بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ بچے بھی عجیب بات بیان کر دیتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ بیویوں سے بھی مشورہ پوچھتے تھے۔ حدیبیہ کے وقت ہی جب لوگ غصہ میں تھے تو رسول کریم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا کیا جائے۔ اُنہوں نے کہا آپ جا کر قربانی کریں اور کسی سے بات نہ کریں۔ آپؐ نے ایسا ہی کیا اور پھر سب لوگوں نے قربانیاں کر دیں۔ تو اپنی کسی رائے پر اصرار نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بڑوں بڑوں سے رائے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات معمولی آدمی کی رائے درست اور مفید ہوتی ہے۔ مجلس میں علم کی وسعت کے خیال سے بیٹھنا چاہیئے ہاں یہ بھی عیب ہے کہ انسان دوسرے کی ہر بات کو مانتا جائے۔ سچی اور علمی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔

9:- ہمیشہ واقعات کو مدّنظر رکھنا چاہیئے۔ احساسات کی پیروی نہ کرنی چاہیئے۔ کئی لوگ احساسات کو اُبھار دیتے ہیں اور پھر لوگ واقعات کو مدّنظر نہیں رکھتے۔ میں نے بھی ایک دفعہ احساسات سے فائدہ اُٹھایا ہے مگر ساتھ دلائل بھی پیش کئے تھے...... احساسات کو تائیدی طور پر پیش کرنا اور ان سے اُٹھانا جائز ہے مگر ان کے پیچھے پڑنا یا ان کو اُبھار کر رائے بدلنا خیانت ہے اگر کوئی یہ جانتا ہو کہ اس کے دلائل کمزور ہیں اور پھر وہ جذبات کو اُبھارے تو وہ بددیانت ہے اور اگر کوئی یہ جانتا ہو کہ دلائل غلط ہیں مگر احساسات کے پیچھے لگ کر رائے دے دے تو وہ بھی بددیانت ہے۔

10:- دو قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جن میں دنیوی فائدہ زیادہ ہوتا ہے اور دینی کم۔ چونکہ ہم دینی جماعت ہیں اس لئے ہمیں اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔

11:- ہمیشہ یہ بات مدّنظر رکھنی چاہیئے کہ ہماری تجاویز نہ صرف غلط نہ ہوں بلکہ یہ بھی مدّنظر رہے کہ جن کے مقابلے میں ہم کھڑے ہیں اُن کی تجاویز سے بڑھ کر اور مؤثر ہوں اور ہمارا کام ایسا ہونا چاہیئے کہ دشمن کے کام سے مضبوط ہو۔ مثلاً اگر ایسی جگہ ایک مکان بناتے ہیں جہاں پانی کی رَو نہیں آتی وہ اگر زیادہ مضبوط نہیں تو خیر لیکن جہاں زور کی رَو آتی ہو، وہاں اگر زیادہ مضبوط نہیں بنائیں گے تو غلطی ہوگی۔ پس ہماری مجلس شوریٰ میں یہی نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں غلطی نہ ہو بلکہ یہ بھی کہ ایسی اعلیٰ اور زبردست تجاویز ہوں جو دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ پھر ایک تو یہ بات ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ سے ہماری کوششیں اور تجاویز اعلیٰ ہوں۔ دوسری یہ کہ ہماری تجاویز ہماری پچھلی تجاویز سے اعلیٰ ہوں۔ ان دونوں باتوں کو بھولنے سے قومیں تنزّل میں پڑ جاتی ہیں۔ ان میں سے اگر ایک کو چھوڑ دیں تو بھی تنزّل شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

12:- رائے دیتے وقت یہ بات دیکھ لینی چاہیئے کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مضر۔ مقابلہ میں آکر کسی معمولی سی بات پر بحث شروع ہو جاتی ہے حالانکہ اس کا اصل بات کے مضر یا مفید ہونے سے تعلق نہیں ہوتا۔ پس فروعی باتوں پر بحث نہ شروع کرنی چاہیئے بلکہ واقعہ کو دیکھنا چاہیئے کہ مفید ہے یا مضر۔

13:- سوائے کسی خاص بات کے یونہی دُہرانے کے لئے کھڑا نہ ہو۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص بولے۔ ہاں اگر نئی تجویز ہو تو پیش کرے۔

14:- چاہیئے کہ ہر ایک اپنا وقت بھی بچائے اور دوسروں کا وقت بھی ضائع نہ کرے۔ مشورے اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"یہ نہیں کہ ووٹ لئے جائیں اور ان پر فیصلہ کیا جائے بلکہ جیسا اسلامی طریق ہے کہ مختلف خیالات معلوم کئے جائیں اور مختلف تجاویز کے پہلو معلوم ہوں تا کہ ان پر جو مفید باتیں معلوم ہوں وہ اختیار کریں۔ اس زمانہ کے لحاظ سے یہ خیال پیدا ہوتا کہ کیوں رائے نہ لیں اور ان پر فیصلہ ہو۔ مگر ہمارے لئے دین نے یہی رکھا ہے کہ ایسا ہو فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ مشورہ لو مگر جب ارادہ کرو تو پھر اس بات کو کر لو۔

جب ایران پر حملہ کیا گیا تھا تو دشمن نے ایک پل کو توڑ دیا اور بہت سے مسلمان مارے گئے تھے۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے لکھا کہ مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ اگر جلد فوج نہ آئی تو عرب میں دشمن گھس آئیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے طلب کی تو سب نے کہا خلیفہ کو خود جانا چاہیئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمرؓ کو اُن کی خاموشی پر خیال آیا اور پوچھا آپ کیوں چپ ہیں؟ کیا آپ اس رائے کے خلاف ہیں انہوں نے کہا ہاں میں خلاف ہوں۔ پوچھا کیوں تو کہا اس لئے کہ خلیفہ کو جنگ میں شامل نہیں ہونا چاہیئے اس کا کام یہ ہے کہ لڑنے والوں کو مدد دے۔ جو قوم ساری طاقت خرچ کر دے اور جسے مدد دینے کے لئے کوئی نہ رہے تو وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کے جانے پر شکست ہو گئی تو پھر مسلمان کہیں نہ ٹھہر سکیں گے۔ اور عرب پر دشمنوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نہ گئے اور انہی کی بات مانی گئی۔ تو مشورہ کی غرض ووٹ لینے نہیں بلکہ مفید تجاویز معلوم کرنا ہے۔ پھر چاہے تھوڑے لوگوں کی اور چاہے ایک ہی کی بات مانی جائے۔ یہی صحابہؓ کا طریق تھا اور یہی قرآن سے معلوم ہوتا ہے اور عارف کے لئے یہ کافی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1922ء صفحہ 8-13، بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 2)

### سب کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلق ہدایات

اس موضوع پر کہ سب کمیٹیوں کی تشکیل کیسے کی جائے ہدایات دیتے ہوئے آپ نے عام رسمی طریق کار بھی متعین فرمایا اور باریک در باریک مصالح کو بھی پیش نظر رکھا اور ان غلطیوں کی نشاندہی بھی کی جو ایسے مواقع پر ارادی یا غیر ارادی طور پر سرزد ہو جاتی ہیں۔ اس ضمن میں حسب ذیل اقتباس پیش خدمت ہے:-

"سب کمیٹیوں کے لئے ایسے آدمی کا نام پیش کرنا چاہیئے جو اس کا اہل ہو۔ یہ ضروری ہے کہ جس فن کے متعلق کسی کا نام پیش کریں وہ اسے سمجھتا ہو۔ اگر مالی معاملہ ہو تو اُسی دوست کا نام تجویز کیا جائے جو وسعت معلومات بھی رکھتا ہو اور اپنے علاقہ کے حالات اور چندہ کی وصولی وغیرہ کا اُسے تجربہ ہوا ہو یا چندوں کے حصول میں جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کو وہ جانتا ہو۔ یا وہ ذرائع جو جماعت کی ترقی کے لئے اختیار کرنے ضروری ہیں اُن سے آگاہ ہو۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1952ء صفحہ 4-5)

### جاگتے کو بھلا جگائے کون

یہ کہاوت اُنہیں سنائے کون
جاگتے کو بھلا جگائے کون

ہر سُو تاریک و تار راہیں ہیں
آ کے اب اُن کو جگمگائے کون

پھول کانٹوں میں جو کہ اُلجھے ہیں
اُن کو گلدان میں سجائے کون

راہی جو راستہ ہیں بھول گئے
اب اُنہیں راستے پہ لائے کون

مہر و الفت میں جسم و جاں کا سکوں
خلق کو راز یہ بتائے کون

آگ خود ہی اگر لگائی ہو
صادق اُس آگ کو بجھائے کون

(حاجی غلام محی الدین صادق)

## قیام الصلوۃ سے متعلق ریجن ورٹم برگ کی مساعی

### نماز کے لفظی اور بامحاورہ ترجمہ کے امتحان میں خواتین مردوں پر سبقت لے گئیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام الصلوۃ کے بارہ میں خصوصی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ریجن میں اس مہم کا آغاز کر دیا گیا اور سرکلرز کے ذریعہ تمام جماعتوں کو مقامی سطح پر کلاسیں لگانے کی طرف توجہ دلائی گئی اور اس کے ساتھ مطلع کیا گیا کہ نماز باترجمہ کا امتحان ہوگا جس میں ہر فرد جماعت کی شمولیت لازمی ہوگی۔ ریجنل شعبہ تعلیم کی طرف سے جرمن اور اردو زبان میں پہلا امتحانی پرچہ تیار کیا گیا جس میں عمروں کے مطابق سوالات تقسیم کئے گئے تاکہ تمام افراد جماعت اس امتحان میں شامل ہو سکیں۔ امتحان کا آغاز صدران، اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹریان اور ریجنل معاونین سے ہوا۔ چنانچہ ایک میٹنگ میں ان عہدیداران کا امتحان لیا گیا جس کے بعد صدران کو امتحانی پرچہ ساتھ دیا گیا تاکہ وہ اپنی اپنی جماعت میں جاکر افراد جماعت سے بھی پرچہ حل کرائیں۔ اسی طرح تیاری کے بعد تحریری امتحان لے کر اس مہم کا پہلا دور مکمل ہوا۔ بعض جماعتوں کی طرف سے لفظی ترجمہ کے مطالبہ پر لفظی بامحاورہ ترجمہ تیار کر کے مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ سے چیک کرا کے تمام جماعتوں کو بھجوایا گیا اور ساتھ ہی دوسرا امتحان لئے وقت مقرر کر دیا گیا۔ اسی طرح دوسرے امتحانی پرچہ بھی تمام جماعتوں کو اسی ہدایت کے ساتھ بھجوایا گیا کہ مردوں کا امتحان صدران کرام اور خواتین کا صدر صاحبہ لجنہ لیں گی۔ الحمد للہ کہ اکثر جماعتوں سے یہ امتحان ہو کر پرچے ریجن میں موصول ہو چکے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق لجنہ نے خصوصی دلچسپی اور توجہ سے تیاری کر کے امتحان میں حصہ لیا۔ ایک جماعت Bietigheim کی رپورٹ کے مطابق امتحان سے دو ہفتے قبل تمام ممبرات لجنہ کو اطلاع کر دی گئی تھی۔ ہر گھر میں زور و شور سے ترجمہ یاد کیا جا رہا تھا۔ امتحان سے ایک روز قبل تو تیاری زوروں پر تھی۔ گھر کے کام کاج کے دوران بھی چلتے پھرتے ترجمہ یاد ہو رہا تھا۔ رات کو دیر تک بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے سے لفظوں کا ترجمہ پوچھ پوچھ کر کوئز کی طرز پر تیاری کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اس امتحان میں خواتین زیادہ نمبر حاصل کر کے مردوں سے سبقت لے گئیں۔

خدا تعالیٰ نے اس مہم کا بہت زیادہ پھل عطا کیا ہے اور ایسے کئی خواتین و حضرات جنہوں نے آج تک نماز کا ترجمہ سیکھنے کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہ کی تھی۔ حضور پر نور کی تحریک کے نتیجہ میں چلائی جانے والی اس مہم کے ذریعہ ترجمہ یاد کر لیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

## بقیہ :- البانین احمدیوں کا یک روزہ سیمینار

ہمہ تن گوش تھے کہ گویا ایک ایک لفظ ان کے روح اور دل کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ اگر تاریخ عالم کا جائزہ لیا جائے تو آج کے دور کا یہ ایک منفرد واقعہ ہے کہ احمدیت نے تین زبانیں بولنے والے احباب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا ہے اور باوجود زبانوں کے اختلاف کے ہمارا مقصد ایک ہے۔ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ امام مہدی کے دور میں بہت سی قومیں متحد ہو جائیں گی اور آج اگر ساری قومیں متحد ہو رہی ہیں تو صرف اور صرف جماعت احمدیہ مسلمہ کے ہاتھ پر۔ امیر صاحب نے دوسرے مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل وہ اپنے مسلمان ہونے پر بہت فخر کرتے ہیں اور میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کس بات پر فخر کرتے ہیں مسلمان کہیں بھی متحد نہیں اور نہ ہی دنیا کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی ایک بھی مسلمان ملک امن میں نہیں بلکہ بعض تو ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں۔ آج اگر کوئی بات قابل فخر ہو سکتی ہے تو وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا غلام ہونے میں ہے کہ آپ نے ایک ایسا انقلاب برپا کیا جو آج تک دنیا کی آنکھ نے نہیں دیکھا اور وہ بھی بغیر کسی دنیاوی طاقت کے۔ اس وقت بھی دنیا میں بڑی طاقتیں موجود تھیں اور آنحضرت ﷺ کے پاس کوئی دنیاوی طاقت نہیں تھی مگر اس کے باوجود آپ نے ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا پس آج ہم نے بھی وہی تبدیلی اور وہی انقلاب برپا کرنا ہے اور یہی عزم لے کر جماعت احمدیہ دنیا میں نکلی ہے۔ اگر ہم غور کریں کہ وہ کونسی طاقت ہے جس کے ذریعے ہم دنیا پر غالب آسکتے ہیں تو وہ طاقت خدا کی عبادت اور خدا سے تعلق پیدا کرنے اور اس سے مدد مانگنے کی طاقت ہے اور یہی وہ طاقت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی اور اسی طاقت کے ذریعے آپ نے دنیا کی غریب اور کمزور ترین قوم کی ایسی کایا پلٹی کہ اس قوم نے نہ صرف بہترین قوم بن کر آپس میں پیار و محبت اور صلح و آشتی کا ماحول پیدا کیا بلکہ وہ لوگ اس دنیا کے استاد بن گئے اگر ہم اس مثال اور نمونے کو سامنے رکھیں تو ہم بھی یہ طاقت حاصل کر سکتے ہیں اور ہم میں سے ہر شخص میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ اللہ سے اپنا تعلق پیدا کرے اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنی روحانی آنکھیں اور کان کھلے رکھنے ہوں گے اور اپنے خدا کو ہر وقت یاد رکھنا ہوگا میں نے بھی اسی طرح آغاز کیا تھا اور کوشش کرتا تھا کہ ہر وقت خدا کا ذکر کرتا رہوں اور اللہ کو محسوس کروں یہاں تک کہ اللہ نے اپنے فضل سے مجھے اپنے وجود کا احساس دلایا۔ آپ کو یہ بتانا ہوگا کہ آپ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اگر آپ دنیا سے محبت کرتے ہیں اور آپ کی ساری کوششیں دنیا کو حاصل کرنے کے لئے وقف ہیں تو پھر آپ تو یہ دنیا کی محبت ہے اور یہی فرق ہے ہم احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں۔ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح اسلام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں تو ہر لمحہ اس بات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے اس جماعت میں شمولیت کی سعادت بخشی۔ امیر صاحب نے پر جوش اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا "خدا کی قسم روئے زمین پر آپکو کوئی ایسی جماعت نہیں ملے گی جو اتنی دعائیں کرتی ہیں اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی"۔ امیر صاحب نے البانین احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کو تو آجکل دعا کی خصوصی ضرورت ہے کہ آپ کی قوم سخت تکلیف میں مبتلا ہے اور ان کے ساتھ بہت ظالمانہ سلوک ہو رہا ہے اور آپ ان کی قطعاً کوئی مدد نہیں کر سکتے آپ ہتھیار بند ہو کر ان کی مدد کو نہیں نکل سکتے مگر دعا کے ہتھیار کے ذریعے آپ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور یہ تمہاری دعائیں ہیں جو ان تک پہنچیں گی اور ان کی تقدیریں بدلیں گی۔

آخر میں امیر صاحب نے البانین نو احمدیوں پر جلسہ سالانہ کی اہمیت واضح کی اور کہا کہ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2000ء تک ایک لاکھ احمدیوں کو جلسہ سالانہ میں شامل کرنے کا ٹارگٹ دیا ہوا ہے اب پاکستانی احمدیوں کے بعد آپ کی ایک بڑی تعداد احمدی ہو چکی ہے اس لئے آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ خود بھی اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی جلسہ میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ امیر صاحب کے خطاب کے بعد ساڑھے چار بجے شام دعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔ جن ریجنوں نے اس میں حصہ لیا اُن کے نام یہ ہیں: Westfalen, Hessen-Thüringen, Main-Franken, Niedersachsen, Rhein-Mosel, Sachsen-Brandenburg

اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے اعلیٰ مقاصد کی تکمیل فرمائے اور اس سلسلہ میں خدمات بجالانے والے تمام احباب کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ (رپورٹ :- محمد انیس صاحب)

## Hannover میں ہونے والی نمائش ——— CEBIT HOME

خورشید احمد جاوید ——— ہنوفر

ہنوفر (Hannover) جو کہ جرمنی کے صوبہ نیدرزاخسن کا دارالحکومت ہے اور اسی طرح جماعت احمدیہ جرمنی میں نئے ریجنوں کے قیام کے بعد سے ریجن نیدرزاخسن کا مرکزی مقام بھی، اپنے بعض بین الاقوامی نمائشی میلوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ ان نمائشی میلوں میں سے صنعتی نمائش (Industrie Messe) اور کمپیوٹر کی نمائش جو کہ CEBIT کے نام سے موسوم ہے دونوں کو بین الاقوامی سطح پر غیر معمولی شہرت حاصل ہے۔ جہانتک CEBIT کا تعلق ہے یہ کمپیوٹرز کی دنیا میں سب سے بڑی نمائش ہے اور اسی وجہ سے ہر سال دُنیا بھر سے لاکھوں ماہرینِ کمپیوٹر اس میں شمولیت کی خاطر ہنوفر تشریف لاتے ہیں۔ یہاں جس نمائش کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ 1996ء سے قبل تک اسی نمائش CEBIT کا حصہ تھی لیکن 1996ء سے یہ CEBIT HOME کے نام سے الگ طور پر شروع کی گئی ہے۔ CEBIT جو کہ اب بھی دنیا کی سب سے بڑی نمائش ہے بنیادی طور پر اُن بڑی بڑی کمپنیوں اور ان سے متعلق لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہے جو بڑے پیمانے پر کمپیوٹر کا کام کرتی ہیں۔ لہذا وہی ایجادات پیش کی جاتی ہیں جن کا تعلق بڑی بڑی کمپنیوں سے ہوتا ہے۔ اگرچہ عام لوگ بھی اپنے علم میں اضافہ کی خاطر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن یہ بنیادی طور پر انہی صارفین سے متعلق ہے۔

دوسرا حصہ نمائش CEBIT HOME جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے عام صارفین سے متعلق ہے یعنی اس میں روزمرہ کی مصنوعات سے متعلق کمپیوٹر کی ایجادات کی نمائش ہوتی ہے۔ گذشتہ سال 1998ء میں یہ نمائش 26 اگست سے 30 اگست تک منعقد ہوئی اس نمائش میں 586 کمپنیوں کی طرف سے نمائشی سٹال لگائے گئے جبکہ 1996ء میں جب یہ نمائش پہلی دفعہ الگ طور پر منعقد ہوئی تو 632 کمپنیوں کی طرف سے اس طرح کے سٹال لگائے تھے۔ 1996ء میں نمائش دیکھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار کے اندازہ سے بڑھ کر 215,000 رہی جبکہ مذکورہ نمائش دیکھنے والوں کی تعداد 200,000 رہی۔ جہاں تک نمائش پر آنے والی کمپنیوں کی تعداد میں کمی کا تعلق ہے شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ بعض چھوٹی کمپنیوں کے لئے ممکن نہ ہو کہ سال میں دوبار دوردراز کے سفر کے اخراجات برداشت کر سکیں۔

اب کچھ تعارف نمائش کا بھی ہو جائے کہ اس مرتبہ اس میں کونسی خاص بات ہے اگرچہ حسب سابق اس نمائش میں کمپیوٹر، ٹیلی کمیونیکیشن اور آڈیو ویڈیو الیکٹرونکس کی اشیاء کی نئی ایجادات پیش کی گئیں لیکن خاص بات یہ ہے کہ اب Mouse کِلک کی ضرورت بھی نہیں اور نہ صرف یہ کہ بول کر اپنے کمپیوٹر کو احکامات جاری کر سکیں گے بلکہ تمام کاموں کے لئے آپ ایک ہی چیز کو کافی سمجھیں گے۔ فیکس کرنا ہو یا ٹی وی دیکھنا ہو یا انٹرنیٹ پر خریداری کرنا ہو یا کھیل کھیلنا ہو یہ سب کچھ اب ایک ہی چیز سے کرنا ممکن ہوگا۔ داخلہ ٹکٹ کی قیمت -,20 مارک روزانہ مقرر کی گئی تھی۔

آخر پر اس بات کا اظہار کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی ہو یہ تمام ایجادات قرآنی پیشگوئیوں کی مصداق اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے غلاموں کے لئے خدائے واحد و یگانہ کے دین کی اشاعت کی خاطر معرض وجود میں آرہی ہیں۔ جیسا کہ ہم MTA کے ذریعہ آسمانی مائدہ نازل ہوتے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح انٹرنیٹ پر بحث مباحثے چلتے ہیں اور بہت سے نیک فطرت لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدائے واحد کے دین اسلام میں داخل ہو کر مسیح موعودؑ کی جماعت کے خدام میں شامل ہوتے جارہے ہیں۔ خدا کرے ہم میں سے ہر احمدی ان تمام برکات سے مثبت رنگ میں اور بھرپور فائدہ اٹھانے کے قابل ہو جائے جو کہ ہم پر آسمان سے بارشوں کی طرح نازل ہو رہی ہیں اور خدائے بزرگ و برتر ہماری تمام کمزوریوں کو معاف فرماتے ہوئے ہمیں صحیح معنوں میں اپنے دین کی خدمت و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## قرآن کریم ناظرہ کے دورِ اوّل کی تکمیل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم مبارز بن احمد نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ الحمد للہ۔ عزیز موصوف مکرم و محترم بشارت احمد صاحب درویش (آف کوئٹہ حال کینیڈا) کا پوتا اور مکرم محمد احمد صاحب انور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سعادت کو ہم سب کے لئے باعث برکات و ترقیات بنائے اور خاکسار کی اس خواہش کی تکمیل فرمائے کہ عزیز موصوف قران کریم حفظ کر کے اس کے علوم سے بہرہ ور ہونے کی سعادت پائے۔ (حافظ مبارک احمد، گروس گیراؤ)

نوٹ :- مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی اس خوشی کے موقعہ پر اعانت الفضل کے طور پر مبلغ یکصد مارک کا عطیہ بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اخلاص میں بھی برکت دے۔ آمین۔ (مدیر اخبار احمدیہ جرمنی)

## ضروری گذارش

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اخبار کو قوم کی زندگی کی علامت قرار دیا ہے۔ اس ارشاد کے پیش نظر کسی اخبار میں زندگی بخش مواد کا ہونا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے اصحاب موجود ہیں جو اپنی زندگی میں پیش آنے والے مختلف ایمان افروز واقعات و تجربات تحریر میں لا کر اخبار کی زینت بنا سکتے ہیں۔

بعض احباب وقتاً فوقتاً قلمی تعاون فرماتے رہتے ہیں ان کے شکریہ کے ساتھ گذارش ہے کہ اس بات کا بطور خاص خیال فرمائیں کہ کاغذ کے ایک طرف اور حتی القدور خوشخط لکھا جائے اور اگر کانٹ چھانٹ ضروری ہو تو صاف کر کے پھر ارسال فرمایا کریں۔ نیز اپنا نام، پتہ، اور فون نمبر ضرور درج فرمائیں بصورت دیگر مضمون کے معیاری ہونے کے باوجود ادارہ اس کی اشاعت سے قاصر ہوگا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (مدیر)

☆☆ ☆ ☆☆